پینٹ شرٹ پہننے کا کیا حکم ہے؟

مجیب: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: 17

تاریخ اجراء: 06 رجب المرجب 1439ھ/24 مارچ 2018ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پینٹ شرٹ پہننا کیسا ہے؟ سنا ہے اعلی حضرت علیہ الرحمۃ نے ناجائز لکھا ہے، اب کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر پینٹ چست اور تنگ ہو جس سے اُن اعضا کی ہیئت ظاہر ہوتی ہو، جن کے چھپانے کا حکم ہے، تو لوگوں کے سامنے ایسی پینٹ پہننا ممنوع و مکروہ ہے۔

اور اگر پینٹ اتنی موٹی، ڈھیلی اور کھلی ہو کہ اعضائے ستر کی ہیئت معلوم نہ ہوتی ہو، تو ایسی پینٹ پہننا ممنوع نہیں، البتہ علمائے کرام (مثلاً اعلی حضرت) نے پہلے پینٹ پہننے کی ممانعت اس لیے فرمائی تھی کہ یہ پہننا کفار کے ساتھ خاص اور ان کا شعار تھا، لیکن فی زمانہ پینٹ پہننا چونکہ کفار کا شعار (یعنی اُن کے ساتھ خاص) نہ رہا بلکہ مسلمانوں میں بھی اس کا رواج ہو گیا ہے، لہذا ممانعت کی علت باقی نہ رہی، اس کی نظیر ترکی ٹوپی پہننے والا مسئلہ ہے کہ یہ پہلے نیچیریوں کا شعار تھی، اس لئے علمائے کرام نے یہ ٹوپی پہننے سے ممانعت فرمائی، لیکن امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے دور میں مسلمانوں نے بھی اس کو پہننا شروع کر دیا اور نیچیریوں کا شعار نہ رہا، تو آپ علیہ الرحمۃ نے اس کے جواز کا حکم صادر فرمایا، البتہ اب بھی پینٹ شرٹ پہننا کراہت (تنزیہی) سے خالی نہیں کہ یہ نیک لوگوں کا طور طریقہ نہیں بلکہ فاسقوں کا طریقہ ہے کہ اکثر فاسق لوگ ہی اسے پہنتے ہیں۔

بہارِ شریعت میں ہے: "دبیز کپڑا، جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہیأت معلوم ہوتی ہے، ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی، مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا، جائز نہیں۔

(ردالمحتار)اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لیے بدرجہ اُولیٰ ممانعت۔ بعض عورتیں جو بہت چست پاجامے پہنتی ہیں، اس مسئلہ سے سبق لیں۔" (بہارِ شریعت، ج1، حصہ3، ص480، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:"لكنه يصف حجمها حتى يري شكل العضو فإنه مكروه" ترجمہ :(ایسا کپڑا جو ستر عورت کا کام دے) لیکن عضو کے حجم کو بیان کرے یعنی عضو کی ہیئت معلوم ہوتی ہو تو وہ کپڑا پہننا مکروہ ہے ۔(الموسوعہ الفقھیہ الکویتیہ، لبس مایشف أو یصف، ج6، ص136، دارالسلاسل، کویت)

فتاوی رضویہ میں ہے:"کلاہ ترکی ابتدائے اودر نیچریاں شد آناں را بہرہ از اسلام نیست اگر ہم چناں می ماند دریں ممالک حکم جوازش نبودی کہ ایں جاترکان نیند بیدیناں باو عاوی اند مگر حالا مشاہدہ است کہ در بسیارے از مسلمانان نیز ایں تپ سرخ سرایت کردہ پس شعار نیچریت نماند اہل علم و تقوی را از واحتراز باید کہ تاحال وضع علماء و صلحاء شدہ است ہمچناں۔ (ترجمہ :) ترکی ٹوپی کہ اس کی ابتداء نیچریوں سے ہوئی اور ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ اگر یہی حالت رہتی توان ممالک میں اس کا جواز نہ ہوتا کیونکہ یہاں کوئی ترکی نہیں۔ صرف بے دین اس کے استعمال کی عادت رکھتے ہیں۔ لیکن اب دیکھنے میں آیا ہے (اور یہ مشاہدہ ہوا ہے) کہ بہت سے مسلمانوں میں بھی یہ سرخ بخار سرایت کر گیا ہے۔ لہذا اب نیچریت کا شعار نہیں رہا، پس اہل علم اور اصحاب تقوی کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے یہاں تک کہ علماء اور صلحاء کا معمول ہو جائے۔" (فتاوی رضویہ، ج22، ص93-192، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی فقیہ ملت میں ہے:"اعلیٰ حضرت مجدد اعظم علیہ الرحمۃ کے دور میں پینٹ انگریزوں کا خاص لباس اور شعار تھا جو کوئی کسی پینٹ پہنے ہوئے کو دیکھتا تو کہہ دیتا کہ یہ انگریز ہے اس لئے آپ نے فتوی دیا کہ پتلون، پینٹ پہننا مکروہ ہے اور مکروہ کپڑے میں نماز بھی مکروہ لیکن پینٹ کا استعمال اب بالکل عام ہو چکا ہے۔ ہندو و مسلم ہر کوئی اس کو استعمال کرتا ہے۔ کسی قوم کے ساتھ خاص نہ رہا۔ اس لئے اگر پینٹ ایسا ڈھیلا ہو کہ نماز ادا کرنے میں دشواری نہ ہو تو اسے پہن کر نماز جائز ہے۔ البتہ ائمۂ مساجد کے شایان شان نہیں کہ وہ نیابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب پر ہیں۔ لہذا وہ پینٹ نہ پہنیں۔" (فتاوی فقیہ ملت، ج1، ص179، شبیر برادرز، لاھور)

"فتاوی بریلی شریف" میں پینٹ شرٹ پہننے کے حوالے سے مذکور ہے:"اعلی حضرت کا یہ حکم (انگریزی لباس پہننا حرام ہے) اس وقت کا ہے جب انگریزی وضع قطع کا لباس انگریزوں کا شعار قومی تھا انہیں تک محدود اور انہیں کے ساتھ خاص تھا اور جو وضع کسی قوم کے ساتھ خاص ہو یا اس کا شعار قومی ہو اسے مسلمانوں کو اپنانا ناجائز و حرام ہے....اب جبکہ

انگریزی لباس مثلاً پینٹ شرٹ وغیرہ کا پہننا انگریزوں کے ساتھ خاص نہ رہا بلکہ دیگر قوموں کے ساتھ مسلمانوں میں بھی عام ہو گیا تو اب یہ کسی ایک قوم کا وضع مخصوصہ اور شعار قومی نہ رہا اور نہ ہی اب یہ انگریزوں کا شعار قومی کہلائے گا لہٰذا اب وہ حکم سابق نہ رہا البتہ اسے پہننا اب بھی کراہت سے خالی نہیں کہ یہ وضع صلحاء نہیں بہر حال وضع فساق ہے کہ لباس مذکورا بھی اتنا عام نہیں ہوا کہ صلحاء علما اور متقین بھی استعمال کرتے ہوں بلکہ اکثر فساق ہی استعمال کرتے ہیں ان میں بھی کچھ ایسے ہوتے ہیں جو بدرجہ مجبوری اسے استعمال کرتے ہیں بلکہ بعض پہننے والے خود بھی اسے کوئی اچھا لباس نہیں تصور کرتے اور لوگوں کا اسے معیوب سمجھنا ہی اس کی کراہت کو کافی لہٰذا ایسی صورت میں مطلقاً مکروہ تنزیہی کا حکم ہے۔" (فتاوی بریلی شریف، ص207,208، شبیر برادرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم